رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فون ۴۴۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ | جمعرات ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ۱۲ نبوت ۱۳۶۰ ہش ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۵۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ سلسلہ احمدیہ میں واقع "خلافت لائبریری" کی ترتیب و تنظیم نو جاری ہے

تمام کتب کو لائبریریوں کے جدید نظام کے تحت ترتیب دیا جا رہا ہے

"خلافت لائبریری" کے لائبریرین مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سے نمائندہ "الفضل" کی گفتگو

ربوہ: مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں واقع خلافت لائبریری کی ترتیب نو کا سلسلہ آجکل جاری ہے۔ اس مقصد کے لیے لائبریری کو دو ماہ بند رکھا گیا۔ اب لائبریری کھول دی گئی ہے۔

خلافت لائبریری کے لائبریرین مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے ایک ملاقات میں اس کی تفاصیل کا انکشاف کرتے ہوئے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند ماہ قبل لائبریری کے لیے ایک نئی کمیٹی تشکیل دی تھی جس کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد ہیں۔ اس کمیٹی میں ان کے علاوہ آٹھ دیگر ارکان شامل ہیں۔ مکرم مولوی صدیق صاحب نے بتایا کہ اس کمیٹی نے اپنے اجلاسات کئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور ہدایات کے نتیجے میں لائبریری کی ترتیب و ترصیع نو کا بیڑا اٹھایا۔ اس مقصد کے لیے پہلے لائبریری کو ۱۵ دن کیلئے بند رکھا گیا مگر کام کی زیادتی کی وجہ سے لائبریری کو دو ماہ کے لیے بند کر دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس لائبریری میں پچاس ہزار سے زائد کتب موجود ہیں اور ان سب کی ترتیب نو کا کام خاصا مشکل اور وقت لینے والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کی خواہش اور ہدایات کی روشنی میں جو تبدیلیاں کی گئیں ہیں ان کی تفاصیل بتاتے ہوئے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے بتایا کہ لائبریری کے مین ہال میں رسائل کے لیے ایک ریک بنایا گیا ہے جس میں تازہ رسائل رکھے جاتے ہیں ان میں ٹائم نیوز ویک، کرکٹر اردو، انگریزی نیشنل جیوگرافک فٹڈن میگزین، این کاؤنٹر، ریڈرز ڈائجسٹ، قومی ڈائجسٹ، اردو ڈائجسٹ، سیارہ ڈائجسٹ، انکر و نظر المعارف، فاران، ترجمان الحدیث، ترجمان القرآن چٹان لاہور، محدث، ایشیا، الاعتصام، اسپورٹس ٹائمز، اخبار وطن اور بیرونی مشنوں سے شائع ہونے والے جماعتی رسالے ٹروتھ، اخبار احمدیہ، احمدیہ گزٹ وغیرہ اور مرکز سے شائع ہونے والے جماعتی رسائل رکھے جاتے ہیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ہر شخص کی ان رسائل تک رسائی ہو جائے گی۔ مکرم مولوی صاحب نے بتایا کہ نئی کتابوں کے لیے NEW ARRIVALS کے نام سے ایک جگہ بنائی گئی ہے اس میں نئی کتاب آٹھ ہفتے تک رکھی جائے گی۔ پہلے دو ہفتے کتاب ایشو نہیں ہوگی۔ اس کے بعد ایشو ہوگی مگر واپس آنے پر آٹھ ہفتے تک اسی جگہ پر رکھی رہے گی۔ آٹھ ہفتے گذرنے کے بعد اس کتاب کو اس کی صحیح جگہ پر منتقل کر دیا جائے گا۔ اس کا مقصد لائبریری میں آنے والوں کو نئی کتب کی آمد سے باخبر کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ریفرنس سیکشن کی بھی تنظیم نو کی گئی ہے۔ لائبریری کے ہر ریک پر نئی چٹیں لگائی گئی ہیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کو کتاب ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔ ۸ نئے ریکس بنائے گئے ہیں۔ کیبنوں میں نیا فرنیچر لایا گیا ہے۔ ایک بالکل نیا سیکشن قلمی نسخوں کا بنایا گیا ہے جس میں ۱۴۰ قلمی نسخے رکھے گئے ہیں۔

مکرم مولوی صدیق صاحب نے بتایا کہ حال ہی میں جو بڑا اہم کام کیا گیا ہے وہ کتب کی ترتیب و تنظیم نو ہے۔ تمام کتابوں کو لائبریری سائنس کے جدید نظام ڈیوئی سسٹم DEWEY SYSTEM کے مطابق مضمون وار ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اس ترتیب میں ہر مضمون کا ایک علیحدہ نمبر ہے۔ اس نمبر کے ذیل میں ہر کتاب پر ایک نمبر لگایا جاتا ہے اس طرح ترتیب کے ساتھ کوئی بھی کتاب ڈھونڈنے میں بڑی آسانی رہتی ہے اور ہر کتاب کو اس کی مخصوص جگہ پر رکھا جاتا ہے۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ انگریزی کتب میں تو یہی نظام رکھا جائے گا مگر اردو میں کتب کے لیے اس نظام میں معمولی سی ترمیم کرنا پڑے گی انہوں نے بتایا کہ تمام کتب کو از سر نو ترتیب دینا بہت مشکل اور کٹھن کام تھا اور یہ لائبریری کے مختصر سے عملہ کے بس کی بات بھی نہیں تھی۔ اس سلسلے میں لائبریری کمیٹی کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے جتنا وقت دیا اور ذاتی طور پر دلچسپی لیکر لائبریری کے مسائل حل کرنے میں جو دن رات محنت کی اس پر وہ احباب جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ مکرم مولوی صاحب نے بتایا کہ اس کام کے لیے بعض رضاکاروں کی خدمات سے بھی استفادہ کیا گیا یہ رضاکار نوجوان طالب علم اور بعض دیگر احباب ہیں ان میں مکرم مرزا وحید احمد صاحب مکرم منور احمد نعیم صاحب مکرم محمد احمد اشرف، مکرم طارق محمود بھٹی صاحب مکرم ریاض نوید صاحب مکرم علاؤ الدین صاحب اور مکرم بشیر احمد قادیانی صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

اس لائبریری کی ایک اور دیرینہ ضرورت کیٹیلاگ مکمل کرنے کا کام تھا۔ اس ضرورت کے بارے میں بتاتے ہوئے مکرم مولوی صدیق صاحب نے بتایا کہ کیٹیلاگنگ سے پہلے ان کو ریکس میں ترتیب کے ساتھ رکھنا ضروری تھا اس لیے پہلے زیادہ توجہ اس پر دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ کیٹیلاگ بنانے کا کام جاری ہے اس مقصد کے لیے عملہ کے علاوہ کئی رضاکاروں نے بھی کام کیا جن

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۰ نبوت/نومبر: سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آج چند یوم کے لیے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی والی لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

- میرے عزیز مکرم مبشر اقبال صاحب گلے میں خرابی کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں اور سانس لینے میں بہت دشواری پیش آ رہی ہے۔ اس کی وجہ سے بہت فکر ہے۔ قارئین الفضل اور بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔ (عظمت اللہ والد لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر فضل عمر ہسپتال ربوہ)
- ہمارے انڈونیشیا کے رئیس التبلیغ محترم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کی صحت کے بارے میں بذریعہ تار مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ (ترجمہ)

"الحمد للہ مکرم محمود احمد صاحب کی صحت بتدریج ترقی پذیر ہے۔ ان کی مکمل صحت کے لیے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔" (وکالت تبشیر ربوہ)

صد سالہ
احمدیہ جوبلی فنڈ

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھکو کر لے میرے سلطان کامیاب و کامگار

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ غلبۂ دین حضرت خاتم الانبیاء کے لیے جاری کیا گیا ہے۔ اسے کامیاب بنانے کے لیے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

وقفِ جدید
اور احباب کی ذمہ داری

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے ..... بہت زیادہ حصہ لے گی۔"

احباب کرام وقفِ جدید کا بجٹ ۳۱ دسمبر سے قبل صد فیصد ادا کر کے اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نیک توقع کو پوری فرمائیں۔ (ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۱۲ نبوت ۱۳۶۰ ہش

بدلتی رُت اور ایامِ نوبہار کی آمد آمد

جس طرح رات کے بعد دن آتا ہے اور دن گزرنے کے بعد رات پھر آموجود ہوتی ہے اور دن اور رات کے یکے بعد دیگرے بار بار آنے کا تسلسل چلتا چلا جاتا ہے بعینہٖ اسی طرح موسم بھی بدلتے اور بدل بدل کر عود کرتے رہتے ہیں کبھی گرمی اپنا رنگ جماتی ہے اور کبھی سردی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

رات دن اور گرمی سردی کے اس اختلاف میں ایک خاص بات ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ رات کی تاریکی اپنے عروج کو پہنچنے کے بعد یکدم غائب ہو جائے اور رات کی تاریکی پلک جھپکنے میں چاروں اطراف میں چھا جائے۔ رات کی تاریکی جب اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر آہستہ آہستہ اس کی تاریکی کم ہونا شروع ہوتی ہے۔ پہلے صبح کاذب نمودار ہو کر صبح صادق کی خبر دیتی ہے۔ تاریکی گھٹنے اور روشنی کے لمحہ بہ لمحہ بڑھنے کے آثار نمایاں سے نمایاں تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہ وقت جس میں کہ طلوع صبح کے آثار ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں بہت ہی سہانا وقت ہوتا ہے۔ آثار صبح کے نمودار ہوتے ہی طبیعتوں میں کیف و سرور کی ایک ناقابل بیان کیفیت از خود نمو پانے لگتی ہے۔

یہی حال موسموں کی تبدیلی کا ہے۔ جاڑے کے عروج کو پہنچنے پر ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ سردی کے یکدم رخصت ہونے کے بعد فوراً ہی موسم گرما شروع ہو جائے اور دیکھتے ہی دیکھتے بلا کی گرمی پڑنے لگے بلکہ موسم آہستہ آہستہ بدلتا ہے۔ سردی کی شدت کے بعد رُت بدلنا شروع ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ شدت کم ہوتی چلی جاتی ہے اور بہار کی آمد آمد طبیعتوں میں کیف و سرور بھرنے لگتی ہے اور لوگ بے چینی سے موسم بہار کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔ باغبان اپنے اپنے باغوں کو سنوارنے نئی کیاریاں بنانے اور پرانی کیاریوں میں نئے نئے رنگ برنگ کے پھول اگانے اور روشوں کو درست کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اُدھر لوگ بھی فرصت کے اوقات نکال کر موسم بہار کے شروع ہونے پر باغوں میں جاتے اور دلوں کو لبھانے والے سبزے اور رنگا رنگ پھولوں کے خوشنما مناظر سے لطف اندوز ہوتے اور دلوں میں مسرت کی جوت جگانے والے خوش الحان مرغانِ چمن کی نغمہ سرائی کا لطف اٹھانے کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں۔ ہر گوشۂ بساط کو دامانِ باغبان و کفِ گل فروش کی طرح سجا ہوا دیکھنے کی تمنا دل میں چٹکیاں لینے لگتی ہے۔ اور وہ نظارہ ہائے جنت نگاہ اور نغمہ ہائے فردوسِ گوش کے انتظار میں گن گن کر دن گزارنے لگتے ہیں۔

رات کے بعد دن کی آمد آمد کا پتہ دینے والی صبح صادق اور سردی کے بعد موسم بہار کی آمد آمد کا مژدہ سنانے والی بدلتی رُت کی طرح روحانی موسموں کی بدلتی رُت بھی ایک روحانی بہار کا مژدہ سناتی اور دلوں میں روحانی کیف و سرور سمو لینے کی امنگ کو ابھارنے کا موجب بنتی ہے۔ انہی روحانی بہار کے موسموں میں سے ایک ہمارے مقدس و مبارک جلسہ سالانہ کے ایامِ بہار بھی ہیں۔ روحانی موسم کی رُت ہماری ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد پذیر ہونے کے ساتھ ہی بدلنا شروع ہو جاتی ہے اور یہ بدلتی رُت ہمیں جلسہ سالانہ کے ایامِ پُر بہار کی آمد آمد کا مژدۂ جانفزا سنا کر ہمارے دلوں کو کیف و سرور سے بھرنے اور ان میں روحانی گل و گلزار کے نظارہ ہائے جنت نگاہ اور طائرانِ قدس کے نغمہ ہائے فردوسِ گوش سے لطف اندوز ہونے کی امنگ ابھارنے لگتی ہے۔ امسال بھی ماہ اکتوبر کے اواخر میں ہماری ذیلی تنظیموں کے اجتماعات منعقد ہونے کے ساتھ ہی رُت بدلنی شروع ہو چکی ہے اور ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کے ایامِ بہار کی آمد آمد کا ڈنکا بجنے کا آغاز ہو چکا ہے اور اہلِ ربوہ نے اپنی جگہ مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور اسی طرح پاکستان اور بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کے افراد نے ذوق و شوق کے بے پناہ جذبہ کے تحت بہاروں کے مسکن کی طرف اڑ کر جانے کیلئے پرپرواز تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں اور روحانی بہاروں کی رعنائیوں سے لطف اندوز ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

وہ کیوں نہ ایسا کریں جبکہ بدلتی رُت کا یہی تو فطری تقاضا ہے۔ اس کے لئے رسمی طور پر عزم کرنے اور ارادے باندھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ دلی امنگ ذوق و شوق کی فراوانی اور روحانی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے جذبۂ بے اختیار کی ارزانی انہیں اس فطری تقاضا کو پورا کرنے پر از خود ابھار رہی ہے اور مسلسل انہیں ان کا فرض یاد دلا رہی ہے۔ البتہ فطری امنگ کے زیر اثر سفر اور زادِ راہ کی تیاریوں کے ساتھ ساتھ وہ یقیناً اپنے خدائے قادر و توانا کے حضور دعاؤں میں مصروف ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل بے پایاں کے تحت انہیں اس مبارک و مقدس موقعہ پر بہاروں کے مسکن میں پہنچنے اور اس کی رونق کو دوبالا کرنے کی سعی مشکور میں حصہ لینے، اس کی عظیم الشان برکتوں سے متمتع ہونے، جوارِ رحمت ایزدی میں جگہ لے کر روحانی کیف و سرور میں مست و سرشار رہنے اور اس کے دائمی اثرات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے، اسی کے فضل سے وہ وہاں جائیں اور پھر بارش کی طرح برسنے والے فضلوں سے اپنی جھولیاں بھریں اور وہاں سے لدے پھندے اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔

الغرض رُت بدل رہی ہے، ایامِ نوبہار کی آمد آمد کا مژدہ کانوں میں گونج رہا ہے، ولولۂ شوق سینوں میں انگڑائیاں لے رہا ہے، اور پُر کیف انتظار اسے فزوں سے فزوں تر کر رہا ہے۔ دن گزرتے چلے جائیں گے، ولولۂ شوق بڑھتا چلا جائے گا اور عشق و وفا کے پتلے ہنستے مسکراتے اور حمد باری کے ترانے گاتے جھومتے جھامتے منزلِ عشق کی طرف کھچے چلے آئیں گے۔ اور ہجومِ خلق کا پہلے سے بڑا اور وسیع تر نظارہ روحوں پر وجد کی کیفیت وارد کر دکھائے گا۔

خدائے قادر و عزیز کی دی ہوئی توفیق سے ایسا ہی ہوگا اس لئے کہ وہ اپنے فضل سے نفوس و اموال میں برکت کے وعدے کو ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس سال بھی وہ پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ پورا کر دکھائے گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

بلا تبصرہ

"ہم تقویٰ سے عاری ہو گئے ہیں"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی "اشاعت خاص" مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۱ء میں (جو تمام تر علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم کے حالات زندگی اور کارناموں سے متعلق مضامین پر مشتمل ہے) محترم جناب ڈاکٹر محمد باقر صاحب کا ایک مضمون ــــ "اقبال ایک حقیقت پسند مفکر" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے اس کا ایک اقتباس ذیل میں بلا تبصرہ درج کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف رقمطراز ہیں:۔

"قرآن مجید نے خوفِ خدا کے احساس کو بڑی اہمیت دی ہے۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ طٰہٰ آیت ۱۳۲۔ (خاتمہ بالخیر اہل تقویٰ کے لئے ہے) اور اسی موضوع پر متعدد آیات خوفِ خدا کی طرف راہ نمائی کرتی ہیں۔ لیکن ہم، میرے سمیت، تقویٰ سے عاری ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے یہ فرمایا ہے کہ صرف نماز کے لئے مشرق یا مغرب کی طرف کھڑے ہو جانا ہی نیکی نہیں بلکہ نیکی میں کئی اور عقائد و اعمال بھی شامل ہیں۔ یعنی اللہ پر ایمان، قیامت پر یقین، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور نبیوں کی تصدیق ہو، مال خرچ کیا جائے رضائے الٰہی کے لئے رشتہ داروں کی امداد میں، یتیموں، مسکینوں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کے آزاد کرانے پر، باقاعدہ نماز ادا ہو، زکوٰۃ ادا کی جائے۔ ایفائے عہد ہو، ہر تکلیف پر ضبط و صبر رہے۔ اس قسم کے لوگ صادق ہیں اور یہی لوگ متقی پرہیزگار ہیں۔ (البقرہ آیت ۱۷۸)

اس پیمانہ سے اگر ناپا جائے تو ہم میں سے کتنے آدمی صحیح معنوں میں یعنی قرآن مجید کے معیار کے مطابق متقی کہلائیں گے۔ اسلام کا پہلا بنیادی پتھر توحید ہے اور دوسرا رسالت۔ توحید کے اقرار کا عملی پہلو اتقا ہے۔ اگر دل میں خوف خدا نہیں تو کسی بھی نظام حیات کو اپنانے سے انسانی معاشرہ سدھر نہیں سکتا۔"

(نوائے وقت ۸ نومبر ۱۹۸۱ء اشاعت خاص)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی اہمیت و ضرورت اور اس کی قبولیت کے طریق

مرتبہ: مکرم چوہدری رشید الدین خان صاحب غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد

ہمارے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ

"دعا کے بغیر تو زندگی کا مزا ہی نہیں"

اس پر میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ دعا کے اس عظیم الشان موضوع پر جس کے گرد دنیا کے سب کام گھومتے ہیں بکھرا ہوا خزانہ جمع کروں خدا کرے کہ خدا، اس کے رسولؐ، حضرت اقدس اور آپ کے جانشینوں کی دعائیہ نصائح پر مبنی یہ تحریریں دلوں پر ایسا اثر کریں کہ جب ہم رات کی تنہائیوں میں اپنے بہت ہی پیار کرنیوالے رب کے حضور اس طرح سجدہ ریز ہوں کہ خدا کے پیار کو پورے زور سے کھینچنے والے آسمانی تیروں سے رب العالمین کا عرش معلیٰ بھی ہل جائے تا آسمانی فرشتے بھی ہمارے بہت پیار کرنیوالے رب سے محبت پر رشک کریں تب رب العالمین ہماری طرف متوجہ ہو اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنی محبت بھری آغوش میں لے کر اپنے دیدار و پیار کی لذت دیتا رہے اور ایک لمحہ کیلئے بھی اس پیار بھری آغوش سے جدا نہ کرے کیونکہ ہمیں ہر لمحہ اس کی ضرورت ہے ورنہ ہم نقصان اٹھانیوالوں میں سے ہو جائیں گے

اس مضمون کی ترتیب میں ضروری ہے کہ سب سے پہلے زندہ خدا کی ہستی ثابت ہو اور پھر یہ ثابت ہو کہ ہمیں اپنے رب سے دعا کرنے کی اتنی شدید ضرورت ہے کہ

"دعا کے بغیر تو زندگی کا مزا ہی نہیں"

پھر دعا کرنے کا طریق اور قبولیتِ دعا کا راز جو کہ انسان کی ترقی کا راز ہے بیان کیا جائے۔

قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے رب کی تلاش کا دلکش منظر ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"ایک دن ایسا ہوا کہ جب رات نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اس نے ایک ستارہ دیکھا اسے دیکھ کر اس نے کہا کہ یہ میرا رب ہو سکتا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو اس نے کہا کہ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا اس کے بعد جب اس نے چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو اس نے کہا کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو اس نے کہا کہ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا تو میں ضرور گمراہوں کی جماعت میں سے ہوتا۔ پھر جب اس نے سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے یہ بے شک سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غائب ہو گیا تو اس نے کہا کہ میں اس سے جسے تم خدا کا شریک بناتے ہو بالکل بیزار ہوں میں نے تمام کج راہیوں سے بچتے ہوئے یقیناً اپنی توجہ اس خدا کی طرف پھیر دی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں"

(انعام آیات ۷۷ تا ۸۰)

پھر قرآن کریم میں ہے

"ان کے پیغمبروں نے انہیں کہا کہ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی شک ہے جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنیوالا ہے وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے تاکہ وہ تمہارے گناہوں میں سے بعض بخش دے اور ایک مقررہ میعاد تک تمہیں تاخیر دے" (ابراہیم آیت ۱۱)

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"کیا اللہ کے وجود میں بھی شک کیا جا سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنیوالا ہے۔ دیکھو یہ تو سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۲)

پھر فرماتے ہیں۔

"تمام حاجتوں کو اُس سے مانگنا چاہیئے اور جو لوگ بجز اس کے اور اور چیزوں سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں وہ چیزیں اُن کی دعاؤں کا کچھ جواب نہیں دیتیں ایسے لوگوں کی یہ مثال ہے جیسے کوئی پانی کی طرف دونوں ہاتھ پھیلا کر کہے کہ اے پانی میرے مونہہ میں آجا۔ سو ظاہر ہے کہ پانی میں یہ طاقت نہیں کہ کسی کی آواز سنے اور خود بخود اُس کے مونہہ میں پہنچ جائے اسی طرح مشرک لوگ بھی اپنے معبودوں سے عبث طور پر مدد طلب کرتے ہیں جس پر کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۴۳۶)

پھر فرماتے ہیں۔

"دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ میں اس سے دعا کروں تو یہ مجھے جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ میں نے یسوع کو خدا مانا ہے وہ میری دعا کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بولنے والا خدا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے جس نے کہا۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

تم مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا

اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اسے ضرور دیا جائے گا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

خدا تعالیٰ اپنی زبردست طاقتوں کے متعلق قرآن پاک میں ثبوت دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

"اللہ جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے اور تمام جہانوں کا رب ہے سب تعریف اسی کی ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب بڑائی بھی اسی کی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے" (جاثیہ آیت ۳۷)

"ساتوں آسمان اور زمینیں اور جو ان میں بسنے والے ہیں اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور دنیا کی ہر چیز اس کی تعریف کرتی ہوئی اس کی تسبیح کرتی ہے

لیکن تم اُن (سب) کی تسبیح کو نہیں سمجھتے وہ یقیناً پردہ پوشی کرنے والا اور بہت ہی بخشنے والا ہے۔"

(بنی اسرائیل آیت ۴۵)

"اے میرے بندو! تمہارا رب تو وہ ہے جو تمہارے لئے کشتیوں کو سمندر میں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل کو ڈھونڈو وہ یقیناً تم پر بار بار رحم کرنیوالا ہے اور جب سمندر میں طغیانی پیدا ہونے کی وجہ سے تمہیں تکلیف پہنچے تو اس کے سوا دوسرے وجود جن کو تم پکارتے ہو تمہارے ذہنوں سے غائب ہو جاتے ہیں پھر جب وہ تمہیں بچا کر خشکی پر لاتا ہے تو تم اس کی طرف سے اعراض کر لیتے ہو اور انسان بہت ہی ناشکر گذار ہے کیا پھر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اس بات سے بالکل امن میں ہو کہ وہ یا تو تمہیں خشکی کے کنارہ پر زمین میں دھنسا دے یا تم پر سنگ ریزے نازل کرے اور پھر تم اپنا کوئی کارساز اور چارہ گر نہ پاؤ۔ یا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ وہ پھر تمہیں دوسری بار اسی یعنی سمندر میں لوٹا لائے اور تم پر ایک تند ہوا چھوڑ دے اور تمہارے کفر کی وجہ سے تمہیں غرق کر دے اور پھر اس عذاب پر تم ہمارے خلاف اپنا کوئی مددگار نہ پاؤ" (بنی اسرائیل آیات ۶۷ تا ۷۰)

"اے مخاطب کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق و حکمت کیساتھ پیدا کیا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں ہلاک کر دے اور تمہاری جگہ پر کوئی نئی مخلوق لے آئے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔"

(ابراہیم آیات ۲۰، ۲۱)

"اور تیرا رب کسی کا محتاج نہیں اور رحمت والا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں ہلاک کر دے اور جس طرح تمہیں ایک قوم کی نسل سے کھڑا کیا ہے اسی طرح جسے چاہے تمہیں ہلاک کرنے کے بعد تمہارا جانشین کر دے"

(الانعام آیت ۱۳۴)

"اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے غیر محدود خزانے ہمارے پاس نہ ہوں لیکن ہم ایک معین اندازے سے ہی اتارا کرتے ہیں"

(الحجر آیت ۲۲)

"اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں سوائے اس کے ان یعنی غیبوں کو کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے وہ اسے جانتا ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے جان لیتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر (چیز) ہے اور نہ خشک چیز جو اس کی کھلی کھلی حفاظت میں نہ ہو اور وہی ہے جو رات کے وقت تمہاری روح قبض کرتا اور دن کے وقت جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے اور پھر تمہیں دن کے وقت اٹھاتا ہے تاکہ ایک مدت جو مقرر ہو چکی ہے پوری کی جائے جسکے بعد تمہارا لوٹنا اُسی کی طرف ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس کی تمہیں خبر دے گا اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگران مقرر کر کے بھیجتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پکڑتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ حکم کی تعمیل میں کمی نہیں کرتے۔ پھر انہیں اللہ کی طرف جو ان کا سچا آقا ہے لوٹایا جائے گا۔ سو فیصلہ اس کے اختیار میں ہے اور وہ حساب لینے والوں میں سے سب سے جلدی حساب لینے والا ہے تو اُن سے کہہ دے کہ تمہیں خشکی اور تری کی مصیبتوں سے جبکہ تم اسے عاجزی اور پوشیدہ طور پر یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہتے ہوئے پکارتے ہو کہ اگر وہ ہمیں اس مصیبت سے بچائے گا تو ہم ضرور شکر گذار ہو جائیں گے۔ کون بچاتا ہے تو ان سے کہہ دے کہ اللہ ہی تمہیں اس سے بھی اور ہر ایک دوسری گھبراہٹ سے بھی بچاتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔"

(الانعام آیات ۶۰ تا ۶۵)

ان مقامات کے علاوہ بھی قرآن کریم میں کئی جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی طاقتوں کا ثبوت دیا ہے۔

حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں۔

"دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

پھر فرماتے ہیں۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس مژدہ بخشی کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں ....

میں تمہیں حدِ اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ۔ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور باقی سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مرجاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔

..... چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا، خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے تم راستباز اس وقت نہ ہو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو، اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اس طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی آخر بڑی حسرت سے مرو گے ..... اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آجائے گا اس دودھ کیلئے تم بچے کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر اُن کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں ..... مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کیلئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے قابل نہ ہو"

(کشتی نوح صفحہ ۳۱ تا صفحہ ۳۴)

"جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مُردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے۔ نہ بطور قصہ کے۔ اُس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اُس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بیشمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا"

(کشتی نوح صفحہ ۱۹)

حقیقی نفع رساں صرف خدا کی ذات ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"دنیا میں لوگ حکام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا نفع اٹھانے کی ایک خیالی امید پر اُن کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمت گاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے۔ تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقع مخصوص پر نفع پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے اس خیالی امید پر انسان اسکے خدمتگاروں کی ایسی خوشامدیں کرتا ہے۔ کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہوں اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی امید پر اسقدر خوشامد کرتا ہے مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدوں کسی معاوضہ کے اور التجا کے اس پر بے انتہا فضل کئے ہیں۔ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر وہ انسان کو نفع پہنچانا بھی چاہے تو کیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالیٰ کے بدوں پہنچ ہی نہیں سکتا ممکن ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھائے نفع پہنچانے والا یا خود یہ اس دنیا سے اٹھ جائے یا کسی ایسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی حظ اور فائدہ ذاتی اس سے اٹھا نہ سکے غرض اصل بات یہی ہے کہ جبتک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شاملِ حال نہ ہو۔ انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ پھر جبکہ حقیقی نفع رساں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ پھر کس قدر بیحیائی ہے کہ انسان غیروں کے دروازے پر ناک رگڑتا پھرے۔ ایک خدا ترس مومن کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے جیسے انسان کی ایسی خوشامد کرے۔ جو اس کا حق نہیں ہے متقی کے لئے خود خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے کہ کسی دوسرے کو علم بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا ولی اور مربی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اُن کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے "وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ" ★

الحکم ۱۶ر اگست ۱۹۰۰ء

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں"

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"توبہ استغفار کرتے رہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اُسے رزق میں کشائش دیتا ہے"

(البدر ۶ر فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیارے والدین کی یاد میں"

محترمہ بشریٰ یوسف صاحبہ ـــــ اسلام آباد

میرے پیارے والدین کو ہم سے جدا ہوئے تقریباً سترہ اٹھارہ سال بیت چکے ہیں۔ ان کی جدائی کے بعد بڑے بڑے انقلاب رونما ہوئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ان کی دُعاؤں اور بے پناہ توکل علی اللہ کی بدولت آج اُن کی ساری اولاد (جو سب شادی شدہ ہیں) دینی و دنیاوی لحاظ سے آسودہ و خوش حال زندگی گزار رہے ہیں۔ والد صاحب (حکیم یوسف علی خانصاب) ابھی بچے ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ کل کائنات ایک ماں اور بڑے بھائی پر مشتمل تھی۔ جو تھوڑی بہت جائیداد تھی وہ رشتہ داروں کے سلوک کی نظر ہو گئی۔ چنانچہ ابھی بچپن ہی تھا کہ حصول روزگار کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ روزگار کے ساتھ ساتھ چونکہ حصولِ علم کی بھی پیاس تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے خاص کرم کیا اور آپ کو حضرت اقدس کے ایک مخلص (مولوی محمد عبداللہ بوتالوی) کے زیر سایہ کر دیا والد صاحب بچپن سے ہی دینی علوم کے شائق تھے۔ حضرت مولوی صاحب کے شاگرد ہونے کی وجہ سے احمدیت کی کتب کا بھی مطالعہ کیا۔ ابا جان فرماتے تھے کہ مجھے ان کتب کے پڑھنے سے اس قدر روحانی سرور اور لذت حاصل ہوتی تھی کہ دل چاہتا تھا کہ فوراً بیعت کر لوں۔ مگر حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے کہ "یوسف علی بیعت کرنے میں جلدی نہ کرو۔ اچھی طرح مطالعہ کرو کہیں لغزش نہ آجائے"۔ والد صاحب جونہی جوانی کی حدود میں داخل ہوئے۔ آپ نے فوراً بیعت کر لی۔ اور اپنے گاؤں ملک پور (تحصیل بدوملہی) میں جا کر تبلیغ شروع کر دی آپ کی تبلیغ سے آپکی والدہ صاحبہ اور بڑے بھائی (عطاء اللہ صاحب مرحوم) نے احمدیت قبول کر لی۔ شدید مخالفت کی وجہ آپکو اپنا آبائی وطن چھوڑنا پڑا آپ دوبارہ مولوی محمد عبداللہ بوتالوی کے پاس آگئے۔ اور اُن سے طب سیکھتے رہے۔ طب کی مختلف کتب کا مطالعہ کیا اور مستند اطباء سے علم حاصل کیا۔ حضرت دادی جان کی وفات کے بعد آپ مستقلاً لاہور آگئے اور یہیں باقاعدہ طور پر حکمت شروع کی آپ کے مطب کا نام دواخانہ مفرح حیات تھا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ دونوں بھائی صاحبِ اولاد ٹھہرے آپ کے تمام چھوٹے بھائی لاولد فوت ہوئے مرحوم اس بات پر اکثر آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت اقدس ..... کا زمانہ نہیں دیکھا مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے تھے کہ انہوں نے احمدیت کو قبول کرنیکی سعادت حاصل کی۔ ابا جان بچپن سے ہی نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ اپنی اولاد کو بھی نماز کی سختی سے تلقین کیا کرتے تھے۔ جماعت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ اور حضرت مصلح موعود سے خاص عشق تھا سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے امام وقت کے احکام کو بہت اہمیت دیا کرتے تھے۔

۱۹۵۳ء میں جب فسادات ہوئے اور پوری دوکان تباہ ہو گئی تو آپ نے کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا بلکہ اغیار کی ہدایت کے لئے دُعا گو رہے۔ آپ کو جماعت کے اولین مبائعین سے بھی خاص عقیدت تھی۔ حضرت مولوی محمد ابراہیم بقاپوری سے بھی اکثر علمی گفتگو رہتی (مولوی صاحب اور حضرت والد صاحب آپس میں ہم زلف تھے) اور آپ اس میں بہت لطف حاصل کرتے تھے۔ حضرت اقدس کا یہ شعر اکثر گنگنایا کرتے تھے کہ ؎

میری دعائیں ساری کر لو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری

ہمارے والدین میں حد درجہ انس و اتفاق تھا اس لئے محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان سے اُن کی اولاد بھی آپس میں شیر و شکر ہے۔ الحمد للہ۔

ہمارے والدین کو مذموم رسم و رواج سے سخت نفرت تھی۔ والدہ صاحبہ غریب پرور بھی بہت تھیں۔ اگر کسی سے اجرت پر کام کروایا ہو تو ہمیشہ اس کا معاوضہ اس کی محنت سے بڑھ چڑھ کر ہی دیا۔ مستحق کی امداد ہمیشہ مخفی طور پر کرتی تھیں جس کا اندازہ اُن کی وفات کے بعد ہی ہوا۔ یہی وصف حضرت والد صاحب میں نمایاں تھا۔ آپکی وفات کے بعد ہی پتہ چلا کہ آپ کتنے مستحق افراد کی درپردہ مدد کر رہے تھے۔ حضرت والد صاحب کی وفات یکم اپریل ۱۹۶۲ء کو لاہور ایرٹ ڈکٹر ہسپتال میں ہوئی تھی۔

آپ کی وفات کے بعد حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ نے بچوں کی تربیت نہایت احسن طور پر کی کبھی شکوہ شکایت زبان پر نہ لائیں بلکہ ہمیشہ صبر و شکر کے ساتھ وقت گزارا۔ نہایت کم گو اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ سادہ اور پاکیزہ طبیعت پائی تھی۔ بہوؤں کے ساتھ بھی مثل بیٹیوں کے سلوک کیا۔ اولاد بھی نہایت فرمانبردار ہے۔ خاص طور پر ہمارے بڑے بھائی حکیم نور علی خانصاحب کو حضرت والدہ مرحومہ کی خدمت کا موقع زیادہ ملا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ دو بچے ابھی زیر تعلیم ہی تھے کہ ہماری پیاری والدہ بھی ۲۷ر فروری بروز عیدالاضحیٰ ۱۹۶۹ء کو ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے والدین پر اپنی ہزار ہزار رحمتیں نازل کرے اور ان کی اولاد اور در اولاد کو ہمیشہ ثمر در رکھے۔ اور ہمیں ان کے اوصاف کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ احباب بھی ہمارے پیارے والدین کیلئے دعائے مغفرت کریں۔ آمین ثم آمین)

میاں بیوی کے اخلاقی فرائض

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ـــــ لاہور

اسلام ایک بہترین معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے اس لئے اسلامی اصولوں کو ہی عملی جامہ پہنا کر بہترین معاشرہ کی تکمیل ہو سکتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا ذکر فرما کر اُس کے رشتوں کو دو جہت سے بیان فرمایا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا

(الفرقان : ۵۵)

اور وہ (خدا) ہی ہے جس نے پانی سے انسان بنایا پس اس کو کبھی تو نسب بنایا ہے (یعنی شجرۂ آباد) اور کبھی صہر بنایا ہے (یعنی شجرۂ سسرال) اور تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے۔

اس بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات قرآن کریم کے فرمودات کی روشنی میں بڑی واضح ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی معرکہ آراء کتاب "کشتی نوح" میں اپنی "تعلیم" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہدِ خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

اسی طرح فرمایا:۔

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

"عورتوں کو کچھ نصیحت" کے زیر عنوان کشتی نوح میں ہی حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ اُن کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ"

خاوند کی اطاعت نامکمل رہے گی اگر خاوند کے والدین کی خدمت میں عورتیں اور بچے اُس کے ممد و معاون نہیں بنتے لیکن بعض اوقات لاعلمی کی وجہ سے خاوند کے والدین کو وہ مقام نہیں دیا جاتا جو اسلام نے متعین فرمایا ہے جس کی وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عورتوں کو انتباہ فرماتے ہیں کہ

"یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں حالانکہ وہ اُس کے خاوند کے بھی قابلِ بزرگ ہیں وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اِن لوگوں کی خدمت اور رضاجوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔ یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے تو اُس کے لڑکے کو چاہیئے کہ وہ طلاق دے دے پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کون سی بات رہ گئی ہے۔

(الحکم ۲۱ر مارچ ۱۹۰۷ء بحوالہ تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۳۳۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تعلیمات سے اپنے گھروں کے مرد و زن کو روشناس کروانے اور اس پر بہترین رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"نجات کا حقیقی سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۶۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کی طرف سے تحریک جدید کے نمایاں وعدے

— ۳۳ —

۶۲۶	مکرم مرزا محمد آصف صاحب	کوئٹہ	۱۰۵۰ — ۰۰
۶۲۷	" نواب دین صاحب ٹھیکیدار	"	۱۵۰۰ — ۰۰
۶۲۸	" ملک ممتاز احمد صاحب	"	۲۵۰۰ — ۰۰
۶۲۹	" نصیر احمد صاحب فاروقی	"	۱۲۰۰ — ۰۰
۶۳۰	" محمد اقبال صاحب	"	۲۵۰۰ — ۰۰
۶۳۱	" عبدالرؤف صاحب لودھی	"	۱۲۰۰ — ۰۰
۶۳۲	" محمود احمد صاحب سنوری	"	۳۰۰۰ — ۰۰
۶۳۳	" جاوید اقبال صاحب	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۶۳۴	" خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب	"	۱۰۲۵ — ۰۰
۶۳۵	" چوہدری سمیع اللہ صاحب بمعہ اہل وعیال	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۶۳۶	" عطاء الحق خان صاحب بمعہ اہل وعیال	"	۶۳۰ — ۰۰
۶۳۷	" آفتاب احمد صاحب جمال	"	۵۰۵ — ۰۰
۶۳۸	" مرزا منیر احمد صاحب	"	۵۱۰ — ۰۰
۶۳۹	" شیخ حمید احمد صاحب	سبّی	۵۱۰ — ۰۰
۶۴۰	" شمیم احمد صاحب صدیقی	کوئٹہ	۶۲۵ — ۰۰
۶۴۱	" میجر سید توقیر یحییٰ صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۶۴۲	" " نعیم احمد صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۶۴۳	" " محمد ظفر اسلام صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۶۴۴	" ملک عبدالرحمٰن صاحب	"	۵۱۰ — ۰۰
۶۴۵	" اسد اللہ خان صاحب	"	۶۵۰ — ۰۰

(باقی)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ربوہ الیون ہاکی کلب اور قذافی کلب سرگودھا کے مابین دوستانہ میچ

مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کی گراؤنڈ پر ربوہ الیون ہاکی کلب اور قذافی کلب سرگودھا کے مابین ہاکی کا ایک دوستانہ میچ کھیلا گیا۔ یہ میچ ۲-۲ گول سے برابر رہا۔

دونوں ٹیموں نے نہایت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ربوہ الیون کی طرف سے پہلا گول کھیل کے گیارہویں منٹ میں رائٹ آؤٹ نصیر سیال کی عمدہ کراس پر راشد مسعود نے کیا۔ جبکہ قذافی کلب کے رائٹ ان حفیظ نے دوسرے ہاف کے تیسرے منٹ میں یہ گول برابر کر دیا۔ ربوہ الیون کے امجد محمود اور عبدالمنیب نصر کی باہمی کوشش اُس وقت کامیاب ہوئی جب امجد محمود نے اکیسویں منٹ میں دوسرا گول سکور کر کے اپنی ٹیم کو ایک بار پھر برتری دلوا دی، لیکن قذافی کلب لیفٹ آؤٹ نے ذاتی کوشش سے ایک گول کر کے سکور پھر برابر کر دیا اس وقت کھیل کے اختتام میں صرف چند منٹ باقی تھے۔ کوئی بھی ٹیم مزید گول نہ کر سکی اور اس طرح یہ میچ دو۔ دو گول کی برابری پر ختم ہو گیا۔

ایمپائرنگ کے فرائض ربوہ الیون کے قمر احمد عطاء اور سرگودھا کلب کے محمد جمیل نے انجام دیئے۔

ضروری اعلان

شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے خدام بھائیوں کے لیے ٹائپ، شارٹ ہینڈ کی کلاسز کا انتظام موجود ہے۔ آپ صبح شام کی کلاسز سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت فی زمانہ بہت محسوس کی جا رہی ہے آپ اپنے ملک کی ہر شعبہ میں خدمت بھی کر سکتے ہیں اور اچھا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں امید ہے خدام زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں گے۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کے لیے اطلاع

خریداران ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لیے اعلان ہے کہ ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۸۱ء کا رسالہ خالد اور رسالہ تشحیذ الاذہان اکٹھا شائع ہوگا۔ جو انشاء اللہ نومبر ۱۹۸۱ء کے آخر تک خریداران کو مل جائے گا۔ (مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

تشحیذ الاذہان کے چندہ خریداری میں اضافہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لیے اعلان ہے کہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری (مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۸۱ء سے) ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے چندہ خریداری میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔ امید ہے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر خریداران نئی شرح کے مطابق ہمارے ساتھ حسب سابق تعاون جاری رکھ کر ممنون فرمائیں گے

۱۰ر نومبر ۱۹۸۱ء سے سالانہ قیمت :- ۱۵/- روپے

" " " فی پرچہ " :- ۱/۵۰ "

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

فہرست کتب سلسلہ برائے مطالعہ سال ۸۲-۱۹۸۱ء

سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں مطالعہ کے لیے حسب ذیل کتب سلسلہ مقرر کی جاری ہیں۔

نومبر: الحجۃ البالغہ۔ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

دسمبر: کشتی نوح

فروری: سبز اشتہار

اپریل: آزادی ضمیر اور اسلام (حضور ایدہ اللہ)

جولائی اگست: چشمہ معرفت (دو ماہ کے لیے)

اکتوبر: گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے

دسمبر: برکات الدعا

جنوری: لیکچر لدھیانہ

مارچ: لیکچر سیالکوٹ

مئی جون: جنگ مقدس (دو ماہ کے لیے)

ستمبر: اسلامی اصول کی فلاسفی

نومبر: دافع البلاء

نوٹ:- ان کتب میں حسب ضرورت جب کوئی تبدیلی ہوئی تو اس کی اطلاع مجالس کو کر دی جائے گی

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اتباع قرآن کے ثمرات

حضرت اقدس فرماتے ہیں

" ہمارا مشاہدہ اور تجربہ اور ان سب کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں اس بات کا گواہ ہے کہ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمے کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک بد اس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے۔ خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے"

چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۴، صفحہ ۲۹۵

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید کی پوری اتباع کرے۔ اس کے لئے لازمی ہے کہ اسے قرآن مجید کا ترجمہ اور مطالب سے پوری آگاہی ہو احباب کو چاہیئے کہ قرآن مجید پر پورا تدبر کرتے رہیں۔ " ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

"سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ کتب سلسلہ

ماہ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب "الحجۃ البالغہ" مقرر ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ یہ کتاب منگوا کر خدام سے مطالعہ کرائیں۔ جزاکم اللہ

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ داخلہ

گورنمنٹ اسلامیہ کالج آف کامرس اور جناح اسلامیہ کالج آف کامرس لاہور کی بی کام سالِ اوّل کی کلاس میں داخلے شروع ہیں۔ ۱۹۸۰ء یا ۱۹۸۱ء میں انٹرمیڈیٹ یا مساوی امتحان پاس کرنے والے طلباء سے مجوزہ فارموں پر ۱۵ر نومبر ۱۹۸۱ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہش مند طلباء راہنمائی اور مدد کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

خالد بلال احمد بی کام سیکنڈ پارٹ۔ ہوسٹل اسلامیہ کالج آف کامرس۔ لاہور

(کریم الدین احمد۔ صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور۔ دارالحمد ۱۳۴۔ اے نیو مسلم ٹاؤن لاہور)

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب اعوان (سیالکوٹی) فیکٹری ایریا ربوہ کی اہلیہ محترمہ پچیس ۲۵ دن سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔

احباب دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین۔

(منصور احمد عارف فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۲۔ مکرم ملک مظفر احمد صاحب سمن آباد لاہور کی والدہ محترمہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو جلد صحتِ کاملہ سے نوازے۔ آمین۔

(وقار حسین ملک فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کا داماد عزیزم عبدالشکور خان پیٹ میں گیس کی تکلیف کی وجہ سے کافی بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(قریشی عبدالمنان محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

میرے پیارے بھائیوں کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ میں انڈونیشیا کا باشندہ ہوں اور یہاں پر پٹرولیم انجینئرنگ کا طالب علم ہوں۔ میں نے آخری مرحلہ کا تھیسس دیا ہوا ہے مگر کسی نامعلوم وجہ سے ابھی تک رزلٹ نہیں آیا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ خاندانِ سیدنا حضرت اقدس، بزرگانِ سلسلہ اور دیگر تمام احمدی بھائیوں سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس پریشانی کو دُور فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرحمان ثاقب۔ بنڈونگ۔ انڈونیشیا)

۔ عاجز کے لڑکے نعیم احمد کا ۱۶ر نومبر سے بی۔ ایس سی کا امتحان شروع ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اسی طرح جماعت کے دوسرے لڑکے جو امتحان دے رہے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار چوہڑکانہ)

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبۂ تعلیم کے زیرِ انتظام ممبراتِ لجنہ کا مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" کروایا گیا۔ اس مقابلہ میں ۳۷ مقالے موصول ہوئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق

مکرمہ نعیمہ حمید خالد دارالصدر جنوبی ربوہ اوّل۔ مکرمہ رفیقہ صداقت جھنگ صدر اور مکرمہ سلیمہ قمر دارالرحمت شرقی ۱ ربوہ دوم۔ اور مکرمہ امۃ النصیر سیال دارالرحمت غربی ربوہ سوم قرار پائیں ان کو بالترتیب ۳۰۰/- ، ۲۰۰/- ، ۲۰۰/- اور ۱۰۰/- روپے کے نقد انعامات دیئے گئے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مقالہ نگاروں کو بھی خصوصی انعامات دیئے گئے۔

۱۔ مکرمہ امۃ النور دارالرحمت شرقی ۱ ربوہ۔ ۲۔ مکرمہ ریحانہ شاہین قریشی دارالرحمت غربی ربوہ

۳۔ مکرمہ روبینہ شاہین کنری۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی خوشدامنہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم فتح دین صاحب (سابق زعیم انصار اللہ رتیاں شیخوپورہ) حال نیو سمن آباد لاہور مورخہ ۱۵ر اخاء/اکتوبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء بروز جمعرات قریباً ۱۱ بجے صبح بعمر ۸۲ سال فالج کے اچانک حملہ کی وجہ سے وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

آپ موصیہ تھیں۔ خاندان میں ہر عزیز سے ان کا عمدہ سلوک رہا۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی پابند صوم وصلوٰۃ، ملنسار اور دعاگو تھیں۔ ان کی اکثر دعائیں خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہوتی تھیں۔ شفقت علیٰ خلق اللہ کی مالک تھیں اور احمدیت کی شیدائی۔ آپ نے ۵ لڑکے اور ۲ لڑکیاں یادگار چھوڑیں۔

احباب جماعت خصوصاً بزرگانِ سلسلہ احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد علی نائب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی و نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

۲۔ ۲۱ر اکتوبر کو میری اہلیہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ قضائے الٰہی سے بعمر قریباً ۵۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ اگلے روز یعنی ۲۲ر اکتوبر کو ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ بہت پرہیزگار اور عابدہ وزاہدہ خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ روزانہ بڑے التزام سے تلاوت قرآن کریم کرتیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ بڑے بلند اخلاق کی مالک تھیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد صدیق حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ میرے بڑے بھائی میاں نور احمد برادر مولوی محمد تقی صاحب ربوہ کی بیوی عائشہ بیگم ۹ر اکتوبر کو کراچی میں صبح پانچ بجے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۱ر اکتوبر کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ قطعہ ۱۴ میں موصیہ ہونے کی وجہ سے دفن ہوئیں۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وفات کے وقت آپ اپنی بیٹی منیرہ کے ہاں کراچی میں مقیم تھیں۔ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد آڈیٹر (ریٹائرڈ) آرمی آڈٹ۔ لاہور)

اعلانِ نکاح

مکرم برادرم محمد اشرف صاحب عارف (مربی سلسلہ) ابن مکرم محترم محمد عامل صاحب بدر مقام حیات سرگودھا اور آپ کے پھوپھی زاد بھائی مکرم برادرم رفیق احمد صاحب طاہر ابن مکرم شیخ محمد دین صاحب سرگودھا کے نکاحوں کا اعلان ۶ر نومبر بروز جمعۃ المبارک مکرم محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی نے بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ نیو سول لائنز سرگودھا میں فرمایا۔

مکرم محمد اشرف صاحب عارف کا نکاح مکرمہ طاہرہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گگو منڈی ضلع وہاڑی سے بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر اور مکرم رفیق احمد صاحب طاہر کا نکاح مکرمہ راشدہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر دو متعلقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(اخلاق احمد انجم مربی سلسلہ۔ مقیم بھابڑا ضلع سرگودھا)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

خاکسار اپنے کامیاب اپریشن کے بعد ربوہ آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے میری بینائی بحال کر دی ہے۔ میں اپنے تمام کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں تا اللہ تعالیٰ مجھے پوری صحت کے ساتھ کامیاب زندگی عطا کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین۔

(ڈاکٹر اللہ داد خان علوی عرائض نویس چنیوٹ۔ مقیم ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:- لائبریری کی تنظیم نو

میں مکرمہ حمیدہ راشدہ صاحبہ ایم اے لائبریری سائنس مکرم محفوظ الرحمان صاحب سابق لائبریرین تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور مکرم بشیر احمد خان صاحب شامل ہیں۔ چونکہ یہ کام لمبا ہے اور مناسب افراد دستیاب بھی نہیں ہیں لہٰذا ترتیب نو کا کام جلسہ سالانہ تک طول پکڑ جائے گا اور کیٹیلاگنگ کا کام ابھی اور کچھ عرصہ جاری رہے گا۔ یہ کام مکمل ہونے کے بعد لائبریری کی ایک بڑی دیرینہ ضرورت پوری ہو جائے گی اور ہر کتاب کو مضمون، مصنف کے نام اور کتاب کے نام کے تین مختلف کارڈوں پر (جن کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا جائے گا) کے ذریعہ آسانی سے کیٹیلاگ میں سے تلاش کیا جا سکے گا اس کام کے مکمل ہونے کے بعد یہ لائبریری ملک کی جدید ترین لائنوں پر ترتیب دی گئی لائبریریوں میں شمار ہونے لگے گی۔

مکرم مولوی صدیق صاحب نے بتایا کہ جو نئی ترتیب قائم کی گئی ہے اس میں رسائل اور اخبارات کے علیحدہ علیحدہ سیکشن بنا دیئے گئے ہیں۔ اخبارات کے فائلوں میں روزنامہ الفضل کی ابتدا ۱۹۱۳ء سے لیکر اب تک کے مکمل فائلیں موجود ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے قدیم اخبارات الحکم البدر، ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کی مکمل جلدیں بھی محفوظ ہیں۔ اسی طرح سے حضرت اقدس کی کتب کے پہلے ایڈیشن بھی محفوظ ہیں اور طلب کرنے پر لائبریری میں ہی انہیں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ قومی اخبارات مشرق، امروز، نوائے وقت، پاکستان ٹائمز، ڈان، سول اینڈ ملٹری گزٹ کے فائل موجود ہیں۔

لائبریری کے طریق کار میں ایک متوقع نئی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے مکرم مولوی صدیق صاحب نے بتایا کہ جب تمام کتب کی ترتیب نو مکمل ہو جائے گی اور ان پر نمبر لگا دیئے جائیں گے تو لائبریری میں آنے والوں کو رکیس پر جا کر کتاب خود ڈھونڈنے کی اجازت دیدی جائے گی۔ اس طرح سے اچھے معیار کی لائبریریوں کی ایک خوبی کا اضافہ اس لائبریری میں کر دیا جائیگا۔

اوقات میں تبدیلی

مکرم مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ آجکل لائبریری کے اوقات صبح ۸ بجے سے تین بجے تک ہیں۔ اس کے بعد لائبریری شام ۴½ بجے سے رات سات بجے تک کھلی رہتی ہے۔ چھٹی کے روز صرف اخبارات کا ریڈنگ روم صبح ۸ بجے سے دس بجے تک کھلتا ہے۔ احباب ان اوقات میں استفادہ کرنے کے لیے تشریف لا سکتے ہیں۔

آخر میں مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ اس ترتیب نو کے کام میں جہاں لائبریری کے سارے ہی عملے نے بہت محنت سے کام کیا ہے وہاں پر لائبریری کے نئے اسسٹنٹ لائبریرین مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی ایم اے لائبریری سائنس بطور خاص احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ وہ اس کام کے بطریق احسن مکمل ہو جانے کے لیے دعا فرمائیں تاکہ حضرت مصلح موعود کی قائم کردہ یہ لائبریری دنیا کی بہترین لائبریریوں میں شمار ہونے کے قابل بن جائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

میرے والد صاحب مکرم محمد علی صاحب پسر علی گوہر صاحب صحابی گول بازار ربوہ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۱ء کو بوقت ۱۲ بجے رات دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گیسٹ ہاؤس قصر خلافت میں نماز عصر کے بعد پڑھائی اور لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ مرحوم نہایت نیک متقی تھے۔ ان کی مغفرت کے لیے دعا فرماویں۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لیے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔

ان کے پسماندگان میں مکرم حسن علی صاحب محمد احمد صاحب اور خاکسار رحمت علی شامل ہیں ان کے علاوہ انہوں نے تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں سب اولاد شادی شدہ اور فارغ البال ہیں۔

(رحمت علی ڈرائیور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ)

مطب
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ باہر کے احباب حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔ خط لکھ کر فہرست ادویات طلب فرمائیں
منیجر المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونے والے اپھارہ کے لئے۔
فی پیکٹ -/۲ درجن -/۱۸ گرس ۲۰/۶۰
بونس علاوہ حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

عاجزانہ دعا کی درخواست

عزیزم دانشمند طارق کو ۲۶ر اکتوبر کو حادثہ پیش آنے کی وجہ سے کافی چوٹیں آئی ہیں ایک زخم بہت گہرا ہے۔ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے۔

اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ بھی بیمار ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لیے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صادق ضیاء پنڈ بیگو والی راولپنڈی)

جامعہ احمدیہ میں مولانا عبدالمالک خان صاحب کا خطاب

مورخہ ۵ر نومبر جمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کی درخواست پر سلسلہ کے جید عالم محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے طلباء جامعہ احمدیہ سے "مقام خلافت اور اس کی برکات" کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں قدرت ثانیہ کی اہمیت، ضرورت، تاثیرات اور عدم وجود قدرت ثانیہ کے نقصانات اور قرآن کریم اور صفات الٰہیہ سے اس کے تعلق کو بیان فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ بنیادی اور مرکزی حیثیت کا حامل امر اس کی اہمیت ہے۔ اس کی اہمیت کا ثبوت اس طور پر فراہم فرمایا کہ بنی نوع انسان کی سب سے زیادہ پسندیدہ چیز خدا تعالیٰ کے حضور انسان کا ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔ اس آیت میں مومنین سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو اس نعمت سے نوازا جائے گا۔ پھر خدا تعالیٰ کی پسندیدہ چیز کا انعام کیونکر انتہائی اہمیت کا حامل نہ ہوگا اور خدا تعالیٰ اپنے وعدے کو ضرور پورا فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

اوفوا بعھدی اوف بعھدکم

کائنات پر غور کرنے سے یہ بات بخوبی منظر فکر پر آتی ہے کہ ہر شے میں قانون مرکزیت کارفرما ہے۔ حیوانات، جمادات اور نباتات سبھی میں یہی قانون کارفرما نظر آتا ہے۔ اسی طور پر خلافت مرکزی حیثیت کی حامل ہے۔ جس طرح سے کہ انسانی جسم کے لیے دل اور نباتات کے لیے جڑ میں مرکزی حیثیت کی حامل ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی جماعت میں مرکزیت نہ ہو عقل اس بات کو تسلیم کر نہیں سکتی۔

پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت نے جس امر کی طرف آپؐ کی وفات کے بعد توجہ فرمائی وہ قدرت ثانیہ ہی ہے۔ اس سے بھی اس کی اہمیت، ضرورت اور مرکزیت بطریق احسن ثابت ہے۔

قدرت ثانیہ علامت ہے اس بات کی کہ اس قوم میں ایمان موجود ہے۔ کیونکہ اس آیت کے الفاظ صاف طور پر اس حقیقت کو ثابت کر رہے ہیں۔ آخر میں طلباء کو نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا:۔

"قدرت ثانیہ کا تصور ذہن میں، رگ و ریشہ میں خون کی مانند جاری رہنا چاہیئے۔"

خدا تعالیٰ ہمیں اس عظیم انعام سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کے حقیقی اور مخلص خادم بنائے۔ آمین۔

(مساعد التحریر للجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

زینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اسہال کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷